Rizwan Ullah
D-178, Abul Fazl Enclave
Jamia Nagar, New Delhi - 110025
Tel: 9971283786
Email:ruilmi@rediffmail.com

گود لے لو

رضوان اللہ

بہت دنوں بعد آج اتفاقاً فقیرے سے ملاقات ہوئی۔ اس نے نظر ملتے ہی ایک عدد سوال داغ دیا: ''بابو جی! گاؤں کتنا بڑا ہوتا ہے؟'' میں بھی حیران رہ گیا کہ اس کو کیا بتاؤں۔ ہمارے گاؤں میں قبرستان کے ایک مقدمے میں مدعی نے زمین پر اپنے دعوے کو تقویت دینے کے خیال سے ایک غیر مسلم گواہ عدالت میں پیش کیا۔ فریقِ مخالف کے وکیل نے سمجھا کہ اس کو سکھا پڑھا کر لایا گیا ہوگا، جیسا کہ عام طور سے ہوا کرتا ہے، ورنہ اسے کیا پتہ کہ قبر کتنی بڑی ہوتی ہے، چنانچہ اس نے اس کی گواہی کو باطل قرار دینے کی غرض سے گواہ سے سوال کیا کہ ''تم کو معلوم ہے کہ قبر کتنی بڑی ہوتی ہے؟'' گواہ نے بگڑ کر کہا کہ تم اتنا بھی نہیں جانتے، پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ قریب لا کر کہا کہ بچے کی قبر اتنی بڑی ہوگی پھر اس نے اپنے دونوں بازو زیادہ سے زیادہ دور تک پھیلا کر کہا کہ تمہاری قبر اتنی بڑی ہوگی۔ وکیل صاحب خود قہقہوں کا نشانہ بن گئے۔

میں نے ذرا رک کر فقیرے سے پوچھا کہ آخر تم گاؤں کی چوحدی کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے کہا: بابو جی میں نے سنا ہے کہ بڑے بڑے نیتا لوگ کسی ایک گاؤں کو گود لے رہے ہیں، ہم نے سوچا کہ ہم بھی ایک گاؤں بسا کر اس کو گود لینے کے لیے پیش کر دیں، پھر اس گاؤں کی ترقی کے لیے جو رقم ملا کرے گی اس سے دو وقت کی روٹی کا تو ٹھکانا ہو جائے گا۔

میں نے پوچھا: آخر تم گاؤں کہاں بساؤ گے؟ اس نے کہا: بابو جی! اسی لیے تو پوچھ رہا ہوں کہ گاؤں کتنا لمبا چوڑا ہوتا ہے اور اس میں کتنے آدمی رہتے ہیں؟ کیا ایک آدمی کے رہنے بھر چھپر کے برابر بھی گاؤں ہو سکتا ہے؟ میں تو اپنے چھپر کو ہی گاؤں بنانا چاہتا ہوں۔ ابھی جس گاؤں میں رہتا ہوں اس سے باہر جانے والے راستے کے تراہے پر میں نے ایک چھپر ڈال لی تھی اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ ایک دن آندھی میں وہ چھپر اڑ گئی تو میں نے گاؤں کے دو ایک لوگوں کی مدد سے جو مجھ سے کھینی لے کر کھایا کرتے تھے، اسی جگہ ایک جھونپڑی بنالی، اس کے دائیں بائیں ٹھٹھر بھی لگا دیے، اب اسی کو ایک گاؤں بنا کر اس کو ترقی دینا چاہتا ہوں۔ اسی لیے میں اس کے ایک کونے میں ایک شوچالے بنانے والا ہوں۔ شہر میں گیا تھا تو دیکھا کہ نئے پرانے مکان توڑے جا رہے ہیں۔ اسی طرح کے ایک کھنڈر میں پڑا ہوا ایک شوچالے اٹھا لایا ہوں، اس کو ایک کونے میں لگا دوں گا، وہی جنتا شوچالے ہوگا، ویسے اس کی کوئی ضرورت تو ہے

نہیں کام تو پہلے ہی کی طرح آس پاس کے کھیتوں میں چلتا رہے گا، ہاں اس کی وجہ سے ایک پہچان بن جائے گی کہ اس گاؤں کو ترقی دینے کے لیے گود لیا جا سکتا ہے۔

اپنی بات جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا: بابو جی! میں اس کے پورب والے کونے میں ایک ودیالے بھی کھولنے والا ہوں۔ وہیں شہر میں ایک کباڑی والا ایک پرانی کرسی لیے جا رہا تھا جس کے ہتھے ٹوٹے ہوئے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ بھیا تو ہمارے اسکول میں ٹیچر جی کے لیے یہ کرسی دے دے تو مہربانی ہوگی، وہ ٹاٹ پر ہی بیٹھ کر پڑھاتے ہیں۔ اس بے چارے نے ترس کھا کر وہ کرسی دے دی، تو میں نے اس کو پوربی کونے میں رکھ دیا ہے اور جس بھیا نے چھپرا اٹھانے میں مدد کی تھی، اس سے میں نے کہا کہ بھیا تم پڑوس کے گاؤں سے کم سے کم دو بچوں کے نام امیر چند ودیالے میں لکھوا دو۔ وہ ذرا گھبرایا تو میں نے اس کو سمجھایا کہ ان بچوں کے ماں باپ کو سمجھا دینا کہ آپ کو ذرا بھی پریشانی نہیں ہوگی۔ ٹیچر جی خود یہیں آ کر آپ کے بچوں کو پڑھا دیں گے۔ آپ کا گاڑی سواری کا پیسہ بچ جائے گا، بس تھوڑے پیسے فیس کے دے دینا پھر میں نے اس سے کہا کہ ایک بچے کی فیس تم لے لینا اور ایک کی میں لے لوں گا اور اگر دو ایک بھلے مانس ڈونیشن دینے والے مل گئے تو ان بچوں کی فیس بھی آدھی کر دیں گے۔

پھر ذرا دم لے کر اس نے کہنا شروع کیا: میں نے اپنے گاؤں کا نام فقیر پور رکھا ہے۔ میں نے پٹواری جی سے بات کر لی۔ بے چارے بڑے اچھے آدمی ہیں، صرف سرکاری پیسے سے کام چلاتے ہیں، جنتا پر ذرا بھی بوجھ نہیں ڈالتے۔ انھوں نے بتایا کہ تمہارے گاؤں کا نام فقیر پور درج کر لیا ہے۔ بس کسی نیتا کو تلاش کر لو، اسی سے اُدھ گھاٹن کرا لو، وہ اس شبھ کام کے لیے جو پیسے دے گا اس میں سے آدھا مجھے دے دینا پھر دیکھا جائے گا۔ بابو جی دیکھنا بھی کیا تھا ایک کونے پر ایک بانس گاڑ کر ٹین کا ایک بورڈ لٹکا دیا ہے، اس پر ایک تیر کا نشان بنا کر گاؤں فقیر پور کا راستہ بتا دیا ہے۔ بس اب تو الکشن آنے ہی والا ہے، اس گاؤں کو گود لینے کے لیے کوئی نہ کوئی نیتا تیار ہو جائے گا۔ اس بیچ میں پٹواری جی نے ایک بڑے سرکاری ٹیوب ویل کے لیے منظوری حاصل کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ اس طرح بابو جی ترقی کا کام تو سمجھ لو شروع ہی ہو گیا ہے۔ اتنا کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔

پھر بہت دنوں تک فقیرے نظر نہیں آیا۔ وہ پہلے بھی اسی طرح کے شیخ چلی کے منصوبے بنا کر مجھے بتا چکا تھا۔ ایک عرصے کے بعد وہ اچانک نظر آیا تو کچھ بجھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ تم اتنے دن کہاں تھے تو کہنے لگا: بابو جی نہ پوچھو! وہ پٹواری بڑا بے ایمان نکلا۔ اس کو فقیر پور میں سرکاری ٹیوب ویل کے لیے ایک بڑی رقم مل گئی تو اس نے مجھے خبر نہیں دی اور ساری رقم رکھ لی۔ پردھان جی کو بھی ان کا حصہ نہیں دیا۔ لیکن ان کو کسی طرح خبر ہوگئی تو انھوں نے داروغہ جی کو خبر کر دی، ان کو اس بے ایمانی پر سخت غصہ آیا کہ پٹواری نے ساری سرکاری رقم خود ہڑپ کر لی کسی سے شیئر نہیں کیا۔ انھوں نے فوراً اس پٹواری کے خلاف رپٹ لکھی اور گرفتار کر لیا۔ اس نے میرا نام لے کر مجھ کو اصل مجرم بتایا، بس میں بھی پکڑا گیا۔ دو مہینے بند رہا، مگر کم سے کم دو وقت کی روٹی کی تو کوئی فکر نہیں تھی۔ میں نے عدالت میں پہلی پیشی میں ہی کہہ دیا کہ حضور میرے پاس تو چھپر بھی نہیں ہے، اسی پٹواری نے مجھے بہکا کر میرے نام سے سارا پاکھنڈ کھڑا کیا ویسے اندر رہنے میں میں دو وقت کی روٹی سے بے فکر تھا۔ عدالت نے سارا معاملہ سمجھ لیا۔ میری اسی وقت رہائی کا حکم دیا اور وہ پٹواری ابھی بند ہے۔ بابو جی غلطی تو اسی کی تھی نا! اس نے کسی کا بھی حصہ نہیں دیا۔ ساری سرکاری رقم اکیلے کیسے ہضم کر سکتا تھا؟

امریکہ میں منتخب عہدے

اگرچہ امریکہ میں واحد وفاقی حکومت ہے لیکن اس میں حسبِ ذیل شامل ہیں

۵۰ ریاستی حکومتیں

۳ لاکھ سے زیادہ عہدے مقامی حکومتوں کے (کاؤنٹی، سٹی اور ٹاؤن کی)

اور تقریباً ۲ لاکھ مخصوص مقاصد کے اضلاع جیسے کہ اسکولی اضلاح، پانی کے اضلاع، نتیجے کے طور پر امریکی ووٹروں کو صرف صدر اور کانگریس (پارلیمنٹ) کے لیے نہیں ووٹ دینا ہوتا ہے بلکہ ریاستی اور مقامی حکومت کے ہزاروں عہدیداروں کے لیے بھی ووٹ دینا ہوتا ہے جن میں ریاستی قانون ساز ممبر، ریاستی گورنر اور لیفٹیننٹ گورنر، ریاستی آڈیٹر، کاؤنٹی کمشنر، ٹاؤن اور سٹی میئر، ایلڈرمین، جج، کانسٹبل، مجسٹریٹ، شریف، جسٹس آف پیس اور اسکول بورڈ، کالج بورڈ، یوٹیلٹی بورڈ کے ممبران اور عوامی ٹرسٹ کے عہدیدار شامل ہیں۔

کچھ غیر معمولی قسم کے منتخب عہدے بھی ہیں جیسے کاؤنٹی کورونر، آبپاشی اضلاع اور ٹاؤن سمٹری کمیشنوں کے ممبر اور درختوں کے وارڈن یعنی وہ افسران جو شہری املاک پر مخدوش درختوں کو ہٹانے کی نگرانی کرتے ہیں۔